© rasailojaraid.com

سید کاشف گیلانی

حمد

کیا اس کی میں توصیف لکھوں اپنے قلم سے
یہ سانس بھی آتی ہے مجھے جس کے کرم سے

گھبرا کے اسی کو ہے سدا میں نے پکارا
اس نے ہی نکالا ہے مجھے گردشِ غم سے

اس نے ہی سکوں بخشا مرے قلبِ حزیں کو
دیکھا جو کبھی سوئے فلک دیدۂ نم سے

پہلے سے فزوں رحمتِ یزداں کا یقیں ہے
جس روز سے میں لوٹ کے آیا ہوں حرم سے

ایمان تو ہے خاص عنایت مرے رب کی
ملتا نہیں بازار میں یہ دام و درم سے

اللہ نے بخشا ہے جسے عزمِ مصمم
ٹکراتا ہے گھبراتا نہیں شورشِ غم سے

کاشف کبھی ابلیس کے کہنے میں نہ آنا
اس نے ہی تو انساں کو نکالا تھا اِرم سے

نعت

لے کے نام ان کا جو سویا تو مقدر جاگا
خواب میں انکو جو دیکھا تو مقدر جاگا

میں نے دامن جو پسارا تو مقدر جاگا
چشمِ رحمت نے نوازا تو مقدر جاگا

ایک مدت سے تمنا تھی مدینہ دیکھوں
جب بڑھی حد سے تمنا تو مقدر جاگا

بے سہارا تھی مری ذات سہارے کے بغیر
جب ملا ان کا سہارا تو مقدر جاگا

دیدۂ شوق نے دیکھے ہیں بہت نظارے
دیکھا جب گنبدِ خضریٰ تو مقدر جاگا

سونے والوں کے مقدر بھی سدا سوتے ہیں
میں نے اس بات کو سمجھا تو مقدر جاگا

پہلے اس دل میں سمائی تھی زمانے کی کشش
ذکر جب ان کا سمایا تو مقدر جاگا

ہاں یہ دنیا تھی مری قسمتِ خفتہ کا سبب
چھوڑ دی میں نے یہ دنیا تو مقدر جاگا

جاگنے والے مقدر کو جگا سکتے ہیں
ان کی محفل میں، میں جاگا تو مقدر جاگا

کچھ مجھے عرضِ تمنا کا سلیقہ ہی نہ تھا
آیا جب اس کا سلیقہ تو مقدر جاگا

اپنی نخوت سے گرفتار بلا تھا کاشف
اپنی نخوت کو جو چھوڑا تو مقدر جاگا

© rasailojaraid.com